www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتنہ انکارِ حدیث کے جدید روپ

مدیرِ اعلیٰ حافظ عبدالرحمٰن مدنی نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں سلفیہ ریسرچ انجینئرز کے زیرِ اہتمام مقامِ حدیث سیمینار میں "فتنہ انکارِ حدیث کے جدید روپ" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ زیرِ نظر تحریر اس خطاب کے اقتباسات اور یادداشتوں سے مرتب کر کے ہدیہ قارئین کی جا رہی ہے۔

(ادارہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(النسآء ۱۵۰ - ۱۵۲)

ترجمہ: جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ اور رسولوں کے درمیان فرق ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور اپنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر درمیان کی اِک راہ نکالنی چاہتے ہیں وہ بلاشبہ کافر ہیں اور کافروں کیلئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ان میں سے کسی میں فرق نہ کیا (یعنی سب کو تسلیم کیا) ایسے لوگوں کو وہ عنقریب ان کی نیکیوں کے صلے عطا فرمائے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جس کلمہ سے کوئی شخص "کفر" سے "اسلام" میں داخل ہو جاتا ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے جس کا سادہ سا مفہوم اللہ کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہے، بلاغت کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دو جملوں میں معنوی اتصالِ کامل ہو تو حرف عطف نہیں لاتے۔ چنانچہ کلمہ طیبہ کے دونوں جملوں میں اسی معنوی اتصال کی بناء پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے درمیان "واؤ" وغیرہ نہیں ہے۔ کیونکہ توحید سے مراد اگر صرف اللہ کی عبادت ہے تو رسالت (محمدیہ) سے مراد عبادت کا وہی پیغام اور طریق کار ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اُمت کو حاصل ہوا ـــــ یہی معنوی ربط کلام حق کی جان ہے۔ چنانچہ مستشرقین اور ان کی معنوی اولاد کی یہی کوشش رہتی ہے کہ کسی طرح اللہ اور محمدؐ میں تفریق پیدا کریں۔ اگرچہ اب اس تفریق کیلئے سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ نئے سے نئے حربے اختیار کیے جا رہے ہیں ـــــ تاہم یہ فتنہ بہت پرانا ہے۔ جس کا خلاصہ قرآن کریم کی مذکورہ بالا تین آیات میں بیان ہوا ہے۔

ایسے فتنہ کے جدید رُوپوں کے انکشاف کیلئے ان آیات میں پیش کردہ "تفریق" کی وضاحت ضروری ہے۔ لیکن اس سے قبل "اتصالِ کامل" کی بجائے "اتحادِ کامل" کے افراط والے پہلو کا ذکر مناسب ہوگا کہ ایک نام نہاد "نابغۂ عصر" نے رسولؐ کو اللہ کی حاکمیت (SOVERIGNTY) میں شریک (حصہ دار) بنا دیا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا (الکہف ۲۶) اللہ کسی کو اپنی حاکمیت میں حصہ دار نہیں بناتا۔ حاکمیت کی سیاسی اصطلاح دین میں توحید کے نام سے معروف ہے۔ گویا اللہ اور رسول کے درمیان تفریق کا مقصد یہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں کو ذات و صفات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا حاکمیت وغیرہ میں ایک قرار دیا جائے۔ جیسے کہ بعض مفتریوں کا یہ کہنا ہے ؎ وہی جو مستویٔ عرش تھا خدا ہو کر

اتر پڑا مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر ! !

مذکورہ بالا آیات میں اللہ اور رسول کے درمیان جس تفریق کی مذمت ہو رہی ہے وہ اطاعت کے معاملہ میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں تفریق نہیں ہونی چاہیے۔ یہی معنی ہے اس ارشادِ الٰہی کا کہ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء ۸۰) جو شخص رسولؐ کی فرمانبرداری کرے، اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔

قرآنِ مجید میں اطاعت کے مسئلہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی جو کامل ہم آہنگی جا بجا پیش ہوئی ہے۔ اس کی تشریح حدیثِ رسولؐ میں یوں وارد ہے ، اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ (ابوداؤد)

ترجمہ، خبردار! بے شک مجھے قرآنِ کے ساتھ اس کی مثل بھی دی گئی ہے۔

حاصل یہ کہ قرآن و حدیث باہم اس طرح مربوط ہیں کہ ان کو جدا کرنا ایک فتنہ ہے۔ کیونکہ دونوں وحی ہیں اور یہ وحی اللہ کے رسول پہ نازل ہوئی ہے جس طرح قرآن اترا ہے اور وہ رسول اللہ کے کہنے پر ہمارے لیے اللہ کا کلامؐ ہے۔ اسی طرح حدیث جو اخلاق و کردارِ رسولؐ ہے۔ اللہ کی نگرانی و عصمت میں امت کے لیے پیش ہوئی ہے۔ اور آپؐ ہی کے کہنے پر اللہ کی "مراد" ہے گویا ایک قرآن مدینہ میں اترتا تھا اور ایک مدینہ منورہ کی گلیوں میں چلتا پھرتا تھا۔ لہٰذا دین کی جس بات کی نسبت رسولؐ سے ثابت ہو جائے وہ وحی ہوتی ہے۔ اس کی مخالفت قرآنی وحی کی مخالفت کی طرح ہوتی ہے اور یہی وہ فتنہ ہے جس سے آگاہی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النور ۶۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : جو لوگ رسول اللہ کی راہ چھوڑ کر چلتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں یا ان پر تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو جائے۔

واضح رہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے درمیان اطاعت میں تفریق کا فتنہ ہر دور میں روپ بدلتا رہا ہے۔ چونکہ قرآن کے الفاظ میں تحریف کا فتنہ عربوں میں منہ کی کھا چکا ہے اس لیے عجمیوں میں اس کا بنیادی بگاڑ قرآن کی من مانی تأویل و تعبیر ہے جو دراصل منصبِ رسالت کا ایک طرح کا انکار ہے۔

برِّصغیر میں اس فتنہ کا پہلا روپ اکبر کا "دینِ الٰہی" تھا چونکہ وہ حکومت کی قوت کی وجہ سے دین کی جبری تعبیر کی صورت میں تھا اس لیے وہ قوت میں اضمحلال کے ساتھ ہی نیچے آگرا لیکن اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ کے مقولے کے مطابق اس کے اثرات موجود رہے۔ پاکستان میں مسٹر غلام احمد پرویز کا فکر اسی کی صدائے بازگشت ہے۔ جیسے مسٹر پرویز نے "تجدیدِ رسالت" کے طور پر حکومتِ وقت کو "مرکزی اتھارٹی" قرار دے کر لارڈ میکالے کے نظامِ تعلیم کے پروردہ لوگوں میں پھیلا کر ناموری حاصل کی۔ جبکہ تحریکِ آزادیٔ ہند کے دوران مرزا غلام احمد قادیانی نے "تجدیدِ نبوت بمعنی ملہمیت تصور" پیش کرکے خود مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ بھی اسلام کی تعبیرِ نو ہی کا چکر تھا۔

لہٰذا اس فتنہ کا جدید روپ "تعبیرِ نو" کے نام پر ہے، مگر مرزا غلام احمد قادیانی کی جرأت کی داد دینی ہوگی کہ اس نے علمائے دین کے رُو برُو سب کچھ سنا سنایا اور خود بھی جی بھر کر امتِ مسلمہ کو گالیاں دیں۔ تاہم دین و شریعت کی تعبیر کا اختیار رسول سے چھینا نہیں، خواہ تعبیرِ نو کے لیے اُسے خود نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنا پڑا ہو۔ لیکن تعبیرِ نو کے دوسرے رُوپوں میں یہ جرأت نہیں کہ وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوّت و رسالت کا دعویٰ کریں۔ اگرچہ جس انداز پر وہ قرآن کی من مانی تعبیروں پر حدیثِ رسول کو پیش کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی "سنت" کو اپنی خواہشات کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں وہ اس سے بھی بڑی جسارت ہے۔

اس فتنہ کا اصل نکتہ "تعبیر" ہے جس کے مترادف "بیان"، "تبیین" اور "تبیان" کے الفاظ قرآن میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ صرف اور صرف نبی کا منصب ہے کہ وہ قرآن کی تعبیر کرے کیونکہ حتمی مرادِ الٰہی کا اسے ہی علم ہوتا ہے۔ باقی رہی امت تو اس کا کام عمل کے لیے اللہ کا کلام جس کی مراد رسولؐ کی سنت و حدیث سے متعین ہو چکی ہے کا صرف فہم ہے، تعبیرِ دین نہیں۔ علمائے دین جو غیر منصوص مسائل میں شریعت کی منشاء کی تشریح و تطبیق کرتے ہیں اس کا تعلق "اجتہاد" سے ہے وہ اس وقت زیرِ بحث نہیں بلکہ اُمت میں مختلف تعبیروں کا جو چکر چلا ہے اس میں اہم نکتہ یہ ہے کہ قرآن سے سنت و حدیث کا تعلق بیان کا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (النحل ۴۴)

اور ہم نے آپؐ پر یہ کتاب نازل کی تاکہ جو ارشادات لوگوں پر تدریج سے نازل ہو رہے ہیں آپؐ ان کو اپنے اقوال و کردار سے کھول کر بیان کرتے رہیں۔

علماء کے اجتہادات اور نبیؐ کے بیان کا اساسی فرق یہ ہے کہ اجتہاد میں خطاء و صواب دونوں کا احتمال ہے کیونکہ نبی کا بیان وحی ہوتا ہے۔ اور علماء کے اجتہادات وحی نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ جس طرح تلاوتِ قرآن کی حفاظت کی ذمّہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے، اسی طرح نبیؐ کے بیان و تعبیر کی ذمّہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ

(القیامۃ ۱۷، ۱۸، ۱۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک اس قرآن کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم اسے پڑھا کریں تو تم اس کی تلاوت کا پیچھا کرو پھر اس کا بیان یعنی معانی کی تفصیل پیش کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے۔

اسی بنا پر اجتہاد میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ ائمہ دین کے اختلافات اس پر شاہد ہیں لیکن نبی کے بیان کا نہ اختلاف داخلی ممکن ہے اور نہ خارجی یعنی صحیح حدیث سنتِ ثابتہ سے ٹکرا سکتی ہے نہ قرآن کے معارض ہو سکتی ہے۔ کیونکہ دونوں وحی ہیں۔ قرآن کریم میں ہے:

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (النساء: ۱۱۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر کتاب و حکمت دونوں نازل فرمائی ہیں۔

امام شافعیؒ نے "حکمت" کی تفسیر "سنت" سے کی ہے۔

مسٹر غلام احمد پرویز کی حدیث کو قرآن سے ٹکرانے کی بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ اس کے نزدیک وہ وحی نہیں لیکن جو لوگ الفاظِ قرآن کے علاوہ حدیث کو وحی مانتے ہیں ان کی یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ وہ حدیث کو قرآن سے الگ کرکے پھر اس کو قرآن پر پیش [illegible] ہیں۔ یعنی ایک وحی کو دوسری وحی پر پیش کرتے ہیں۔ کتنی تعجب انگیز ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے بیانِ قرآن (سنت و حدیث) کی ذمہ داری تو قبول کرلی لیکن اتنی اہم بات کہ حدیثِ رسولؐ کو پرکھنے کیلئے قرآن پر پیش کرو، اس کا ذکر کہیں قرآن میں نہیں کیا بلکہ قرآن کا سیاق اسے ردّ کرتا ہے، جب کہ

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء: ۵۹)

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے ساتھ رسولؐ کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔"

کہنے کے بعد اولی الامر (حکام) سے اختلاف و نزاع کا ذکر کرکے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے دور کرنے کا طریق خود بتایا :

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (النساء : ۵۹)

یعنی اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کی طرف رجوع کرو حکام سے اختلاف ایک سیاسی معاملہ ہے اسے تو قرآن نے پیش کر دیا لیکن قرآن اور حدیث (جو اصل دین اور وحی ہیں) کے مابین اختلاف کا ذکر تک نہیں کیا بلکہ دونوں کو برابر معیار ٹھہرا کر اختلافات کو ان پر پیش کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح دوسری جگہ ہے :

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوریٰ : ۱۰)

تم میں جو اختلاف پڑے اس کا فیصلہ اللہ کی وحی سے کرو

افلاطونیت کے نئے دعویداروں کو غور کرنا چاہیے کہ اگر وہ حدیث کے وحی ہونے کے قائل ہیں تو بڑا تعجب ہے کہ حدیث وحی ہو کر خود معیار نہیں بلکہ اس پر بھی قرآن حاکم ہے تو پھر ایسے معیار کو ذکر کرنے ہی کی اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی۔ جس کو پھر کسی دوسرے مہیا پہ پرکھنا ضروری ہو۔ گویا یہ محض ایک دھوکہ ہے کہ یہ حدیث و سنت کو وحی یا معیار مانتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کے نزدیک ان کی اپنی عقل معیار ہے جسے وہ قرآن کے نام پر پیش کرتے ہیں اور سنتِ رسولؐ کو بھی اسی معیار سے جانچتے ہیں۔ حالانکہ سنت و حدیث کی حیثیت قرآن کے بیان کی ہے۔ کسی بیان کو اجمال سے پرکھا نہیں کرتے۔ بلکہ مبیّن، مجمل کی مراد ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام شافعیؒ قرآن کا حدیث سے نسخ مانتے ہیں نہ حدیث کا قرآن سے کیونکہ دونوں کا تعلق اجمال و بیان کا ہے۔ ناسخ و منسوخ کا نہیں۔ آپؒ ہی کا قول ہے :

نَزَلَ الْقُرْآنُ مُجْمَلَةً حَتَّى بَيَّنَهَا الرَّسُولُ۔

یعنی قرآن مجمل نازل ہوا ہے جس کی تبیین رسولؐ نے کی ہے۔

یہ بات نوٹ رہے کہ کسی بھی فتنہ کو ابتداء میں سہارے کی ضرورت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔ چنانچہ عیسائیت کے مشہور مسلک "اشراق[1]" کے دعویدار پہلے مولانا مودودی مرحوم کا سہارا لیتے رہے اور اب ائمہ محدثین پر تہمت لگا رہے ہیں کہ وہ بھی سنت و حدیث کو قرآن یا عقل پر پیش کرنے کا طریقہ اپناتے تھے۔ حالانکہ انہیں چیلنج دیا گیا کہ وہ ایک حدیث ایسی دکھا دیں جسے محدثین نے سنداً صحیح کہہ کر قرآن پر پرکھا ہو اور پھر اس کے قرآن سے ٹکرانے کی وجہ سے ردّ کر دیا ہو یا عقل کو اتھارٹی قرار دے کر صحیح حدیث کو اس پر پیش کیا ہو۔ اصحاب الحدیث کا معتزلہ اور جہمیہ کے مقابلہ میں مشہور مسلک ہے کہ وہ عقل پر شریعت کو حاکم بناتے ہیں۔ بلکہ وہ اُسے عقلِ صریح مانتے ہی نہیں جو نقلِ صحیح کے موافق نہ ہو۔ اسی مسلک کو ثابت کرنے کے لیے شیخ الاسلام ابنِ تیمیہؒ نے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جسے اسلامی یونیورسٹی ریاض نے گیارہ ضخیم جلدوں میں شائع کیا ہے۔ اس کا نام "درء تعارض العقل والنقل" یا "موافقۃ صریح المعقول بصحیح المنقول" ہے

دکھ اس بات کا ہے کہ فتنہ انکارِ حدیث کے جدید بہروپیے اب مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ طریقہ کار اپنا رہے ہیں کہ اصطلاحات کے معنی بھی اپنی طرف سے گھڑ لیے جائیں تاکہ جب مشکل درپیش ہو تو کہہ دیا جائے کہ نبی و رسول سے ہماری مراد یہ ہے یا حدیث و سنت کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حدیثِ رسولؐ کو اپنی مزعومہ وحی پر پیش کرنے کا اصول اپنایا تو انہوں نے سنت و حدیث کی محدثانہ اصطلاحات کے نئے معانی تلاش کرنے

---

[1] عیسائیوں میں "اشراق" ایک مکتبِ فکر ہے جس کا نقطۂ نظر روحانیت کی عقلی تعبیر ہے۔ لہٰذا وہ شریعت کی تعبیر عقل سے کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں "اخوان الصفاء" گروہ کو اسی مسلک کا حامل قرار دیا جا سکتا ہے۔ موجودہ افلاطونیت کے دعویدار اسی انداز پر آگے بڑھ رہے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے۔ اسی طرح یہ بہروپئے دعویٰ تو محدثین کے فن کو ارتقاء دینے کا کرتے ہیں لیکن ان کی سنت و حدیث کی اصطلاحات کی تعریف خود گھڑتے ہیں۔ حالانکہ ایک دفعہ اصطلاح مقرر ہونے کے بعد اس کے معانی بدلے نہیں جا سکتے۔ اسی طرح فن کا ارتقاء اس فن کی مہارت کے بعد مزید بصیرت سے ہی ممکن ہے مگر جو شخص حدیث و رجال کی مبادیات سے بھی ناواقف ہو اور خود اس کا اعتراف بھی کرتا ہو وہ سارے محدثین کے طریقِ کار کے منافی ان جلیل القدر محدثین مالکؒ و بخاریؒ کی تحقیق شدہ صحیح احادیث پر تیشہ زنی شروع کر دے اسے جہالت کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے؟

فنِ طب کے مسلّمہ اصولوں کی روشنی میں ہی ماہرینِ طب ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں۔ اگر کسی شخص نے طب میں مہارت تو حاصل نہ کی ہو محض اپنے قیاس سے طبیبوں کی غلطیاں نکالنے بیٹھ جائے تو اس سے بڑی حماقت کیا ہو سکتی ہے۔ محدثین جب تحقیقِ حدیث میں کسی سے اختلاف کرتے ہیں تو وہ فن کے اصولوں کی روشنی میں اختلاف کرتے تھے۔ جس پر وہ اہلِ علم سے دادِ تحسین حاصل کرتے تھے۔ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا

عبدالقدوس سلفی

احباب توجہ فرمائیں!

★ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

★ واضح رہے کہ محدث میں مطبوعہ مضامین شائع نہیں ہوتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ